الگ کریں۔ ایک نے دوسرے کو گالیاں دیں، مسجدوں سے مار مار کر نکال دیا، مقدمے بازیاں کیں، پارٹی بندیاں کیں، اور رسول اللہ کی امت کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

اس سے بھی لڑنے اور لڑانے والوں کے دل ٹھنڈے نہ ہوئے، تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک نے دوسرے کو کافر اور فاسق اور گمراہ کہنا شروع کر دیا۔ ایک شخص قرآن سے یا حدیث سے ایک بات اپنی سمجھ کے مطابق نکالتا ہے، تو وہ اس کو کافی نہیں سمجھتا کہ جو کچھ اس نے سمجھا ہے اس پر عمل کرے، بلکہ یہ بھی ضروری سمجھتا ہے کہ دوسروں سے بھی اپنی سمجھ زبردستی تسلیم کرائے، اور اگر وہ اسے تسلیم نہ کریں تو ان کو خدا کے دین سے خارج کر دے۔

آپ مسلمانوں میں حنفی، شافعی، اہلِ حدیث وغیرہ جو مختلف مذہب دیکھ رہے ہیں یہ سب قرآن و حدیث کو آخری سند مانتے ہیں اور اپنی اپنی سمجھ کے مطابق وہیں سے احکام نکالتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک کی سمجھ صحیح ہو اور دوسرے کی سمجھ غلط ہو۔ میں بھی ایک طریقہ کا پیرو ہوں، اور اس کو صحیح سمجھتا ہوں، اور اسکے خلاف جو لوگ ہیں ان سے بحث بھی کرتا ہوں، تاکہ جو بات میرے نزدیک صحیح ہے وہ ان کو سمجھاؤں اور جس بات کو میں غلط سمجھتا ہوں اسے غلط ثابت کر دوں۔ لیکن کسی شخص کی سمجھ کا غلط ہونا اور بات ہے اور اس کا دین سے خارج ہونا دوسری بات۔ اپنی اپنی سمجھ کے مطابق شریعت پر عمل کرنے کا ہر مسلمان کو حق ہے۔ اگر دس مسلمان دس مختلف طریقوں پر عمل کریں، تو جب تک وہ شریعت کو مانتے ہیں، وہ سب مسلمان ہی ہیں، ایک ہی امت ہیں، انکی جماعتیں الگ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ مگر جو لوگ اس چیز کو نہیں سمجھتے وہ انہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر فرقے بناتے ہیں ایک دوسرے سے کٹ جاتے ہیں، اپنی نمازیں اور مسجدیں الگ کر لیتے ہیں، ایک دوسرے سے شادی بیاہ، میل جول، اور ربط ضبط بند کر دیتے ہیں، اور اپنے اپنے ہم مذہبوں کے جتھے اس طرح بنا لیتے ہیں کہ گویا ہر جتھہ ایک الگ اُمت ہے۔

آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس فرقہ بندی سے مسلمانوں کو کتنا نقصان پہنچا ہے۔ کہنے کو مسلمان ایک امت ہیں۔ ہندوستان میں انکی آٹھ نو کروڑ کی تعداد ہے۔ اتنی بڑی جماعت اگر واقعی ایک ہو اور پورے اتفاق کے ساتھ خدا کا کلمہ بلند کرنے کے لیے کام کرے تو دنیا میں کون اتنا دم رکھتا ہے جو اسکو نیچا دکھا سکے۔ مگر حقیقت میں اس فرقہ بندی کی بدولت اس امت کے سینکڑوں ٹکڑے ہوگئے ہیں۔ ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ سخت سے سخت مصیبت کے وقت میں بھی مل کر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ایک فرقے کا مسلمان دوسرے فرقے والوں سے اتنا ہی تعصب رکھتا ہے جتنا ایک یہودی ایک عیسائی سے رکھتا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ ایسے واقعات دیکھنے میں آئے ہیں کہ ایک فرقے والے نے دوسرے فرقے والے کو نیچا دکھانے کے لیے کفار کا ساتھ دیا ہے۔ ایسی حالت میں اگر مسلمانوں کو آپ ہندوستان میں مغلوب دیکھ رہے ہیں تو تعجب نہ کیجیے۔ یہ ان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ ان پر وہ عذاب نازل ہوا ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں اس طرح بیان کیا ہے کہ

اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ۔ یعنی اللہ کے عذاب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ تم کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دے اور تم آپس ہی میں کٹ مرو۔

بھائیو! یہ عذاب جس میں سارے ہندوستان کے مسلمان مبتلا ہیں، اسکے آثار مجھے پنجاب میں سب سے زیادہ نظر آ رہے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کے فرقوں کی لڑائیاں ہندوستان کے ہر خطہ سے زیادہ ہیں، اور اسی کا نتیجہ ہے کہ پنجاب کی آبادی میں کثیر التعداد ہونے کے باوجود آپکی قوت بے اثر ہے۔ اگر آپ اپنی خیر چاہتے ہیں تو ان جتھوں کو توڑ دیجیے، ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہیے، اور ایک امت بن جائیے۔ خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسکی بنا پر اہل حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں۔ یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ اللہ نے تو صرف ایک امت "مسلم" بنائی تھی۔

عبادت

برادرانِ اسلام! پچھلے خطبہ میں، میں نے آپ کو دین اور شریعت کا مطلب سمجھایا تھا۔ آج میں آپ کے سامنے ایک اور لفظ کی تشریح کرونگا جسے مسلمان عام طور پر بولتے ہیں، مگر بہت کم آدمی اس کا صحیح مطلب جانتے ہیں۔ یہ "عبادت" کا لفظ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں بیان فرمایا ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ یعنی "میں نے جن اور انسان کو اسکے سوا اور کسی غرض کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔" اس آیت سے معلوم ہوا کہ آپ کی پیدائش اور آپ کی زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اب آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ عبادت کا مطلب جاننا آپ کے لیے کس قدر ضروری ہے۔ اگر آپ اسکے صحیح معنی سے ناواقف ہونگے، تو گویا اس مقصد ہی کو پورا نہ کر سکینگے جس کے لیے آپکو پیدا کیا گیا ہے، اور جو چیز اپنے مقصد کو پورا نہیں کرتی وہ ناکام ہوتی ہے۔ ڈاکٹر اگر مریض کو اچھا نہ کر سکے تو کہتے ہیں کہ وہ علاج میں ناکام ہوا۔ کسان اگر فصل پیدا نہ کر سکے تو کہتے ہیں کہ وہ زراعت میں ناکام ہوا۔ اسی طرح اگر آپ اپنی زندگی کے اصل مقصد یعنی "عبادت" کو پورا نہ کر سکے تو کہنا چاہیے کہ آپ کی ساری زندگی ہی ناکامیاب ہوئی۔ اسلیے میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ پورے غور کے ساتھ عبادت کا مطلب سنیں اور سمجھیں اور اسے اپنے دل میں جگہ دیں، کیونکہ اسی پر آپ کی زندگی کے کامیاب یا ناکام ہونے کا انحصار ہے۔

عبادت کا لفظ "عَبْد" سے نکلا ہے۔ عبد کے معنی بندے اور غلام کے ہیں۔ اسلیے عبادت

کے معنی بندگی اور غلامی کے ہوئے - جو شخص کسی کا بندہ ہو اگر وہ اسکے مقابلہ میں بندہ بنکر رہے اور اس کے ساتھ اُس طرح پیش آئے جس طرح آقا کے ساتھ پیش آنا چاہیے تو یہ بندگی اور عبادت ہے - اسکے مقابلہ میں جو شخص کسی کا بندہ ہو اور آقا سے تنخواہ بھی پوری پوری وصول کرتا ہو، مگر آقا کے حضور میں بندوں کا سا کام نہ کرے تو اسے نافرمانی اور سرکشی کہا جاتا ہے، بلکہ زیادہ صحیح الفاظ میں اسے نمک حرامی کہتے ہیں -

اب غور کیجیے کہ آقا کے مقابلہ میں بندوں کا سا طریقہ اختیار کرنے کی صورت کیا ہے -

بندے کا پہلا کام یہ ہے کہ آقا ہی کو اپنا آقا سمجھے اور یہ خیال کرے کہ جو میرا مالک ہے، جو مجھے رزق دیتا ہے، جو میری حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے، اسی کی وفاداری مجھ پر فرض ہے، اسکے سوا اور کوئی اسکا مستحق نہیں کہ میں اسکی وفاداری کروں -

بندے کا دوسرا کام یہ ہے کہ ہر وقت آقا کی اطاعت کرے، اسکے حکم کو بجا لائے، کبھی اسکی خدمت سے منہ نہ موڑے، اور آقا کی مرضی کے خلاف نہ خود اپنے دل سے کوئی بات کرے، نہ کسی دوسرے شخص کی بات مانے - غلام ہر وقت ہر حال میں غلام ہے - اسے یہ کہنے کا حق ہی نہیں کہ آقا کی فلاں بات مانونگا اور فلاں بات نہ مانونگا - یا اتنی دیر کے لیے میں آقا کا غلام ہوں، اور باقی وقت میں اس کی غلامی سے آزاد ہوں -

بندے کا تیسرا کام یہ ہے کہ آقا کا ادب اور اسکی تعظیم کرے - جو طریقہ ادب اور تعظیم کرنے کا آقا نے مقرر کیا ہو اسکی پیروی کرے - جو وقت سلامی کے لیے حاضر ہونے کا آقا نے مقرر کیا ہو اس وقت ضرور حاضر ہو اور اس بات کا ثبوت دے کہ میں اس کی وفاداری اور اطاعت میں ثابت قدم ہوں -

بس یہی تین چیزیں ہیں جن سے مل کر عبادت بنتی ہے - ایک، آقا کی وفاداری - دوسرے آقا کی اطاعت - اور تیسرے، اسکا ادب اور اسکی تعظیم - اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مَا خَلَقْتُ

الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ، تو اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان کو اسلیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف اللہ کے وفادار ہوں، اسکے خلاف کسی اور کے وفادار نہ ہوں، صرف اللہ کے احکام کی اطاعت کریں، اسکے خلاف کسی اور کا حکم نہ مانیں، اور صرف اسکے آگے ادب اور تعظیم سے سر جھکائیں، کسی دوسرے کے آگے سر نہ جھکائیں۔ انہی تین چیزوں کو اللہ نے "عبادت" کے جامع لفظ میں بیان کیا ہے۔ یہی مطلب اُن تمام آیتوں کا ہے جن میں اللہ نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے، اور ہمارے نبی کریمؐ، اور آپؐ سے پہلے جتنے نبی خدا کی طرف سے آئے ہیں، ان سب کی تعلیم کا سارا لب لباب یہی ہے کہ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا اللّٰهَ، "اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو"، یعنی صرف ایک پادشاہ ہے جس کا تمہیں وفادار ہونا چاہیے، اور وہ پادشاہ اللہ ہے، صرف ایک قانون ہے جسکی تمہیں پیروی کرنی چاہیے اور وہ قانون اللہ کا قانون ہے، اور صرف ایک ہی ہستی ایسی ہے جسکی تمہیں پوجا اور پرستش کرنی چاہیے، اور وہ ہستی اللہ کی ہے۔

عبادت کا یہ مطلب اپنے ذہن میں رکھیے، اور پھر ذرا میرے سوالات کا جواب دیتے جائیے۔ آپ اس نوکر کے متعلق کیا کہینگے جو آقا کی مقرر کی ہوئی ڈیوٹی پر جانے کے بجائے ہر وقت بس اسکے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہے اور لاکھوں مرتبہ اس کا نام جپتا چلا جائے؟ آقا اس سے کہتا ہے کہ جا کر فلاں فلاں آدمیوں کے حق ادا کر۔ مگر یہ جاتا نہیں بلکہ وہیں کھڑے کھڑے آقا کو جھک جھک کر دس سلام کرتا ہے اور پھر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ آقا اسے حکم دیتا ہے کہ جا اور فلاں فلاں خرابیوں کو مٹا دے۔ مگر یہ ایک انچ وہاں سے نہیں ہٹتا اور سجدے پر سجدے کیے چلا جاتا ہے۔ آقا حکم دیتا ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ دے۔ یہ حکم سُن کر بس وہیں کھڑے کھڑے نہایت خوش الحانی کے ساتھ "چور کا ہاتھ کاٹ دے"، "چور کا ہاتھ کاٹ دے"، بیسیوں مرتبہ پڑھتا رہتا ہے مگر ایک دفعہ بھی اُس نظام حکومت کے قیام کی کوشش نہیں کرتا جس میں شرعی حدود جاری ہوں۔

کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص حقیقت میں آقا کی بندگی کر رہا ہے؟ اگر آپ کا کوئی ملازم یہ رویہ اختیار کرے تو میں جانتا ہوں کہ آپ اسے کیا کہینگے مگر حیرت ہے آپ پر کہ خدا کا جو نوکر ایسا کرتا ہے آپ اُسے بڑا عبادت گذار کہتے ہیں! یہ ظالم صبح سے شام تک خدا جانے کتنی مرتبہ قرآن شریف میں خدا کے احکام پڑھتا ہے، مگر ان احکام کو بجالانے کے لیے اپنی جگہ سے جنبش تک نہیں کرتا، بلکہ نفل پر نفل پڑھے جاتا ہے ہزار دانہ تسبیح پر خدا کا نام جپتا ہے، اور خوش الحانی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ آپ اُسکی یہ حرکتیں دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیسا زاہد عابد بندہ ہے! یہ غلط فہمی صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ عبادت کا صحیح مطلب نہیں جانتے۔

ایک اور نوکر ہے جو رات دن ڈیوٹی تو غیروں کی انجام دیتا ہے، احکام غیروں کے سُنتا اور مانتا ہے، قانون پر غیروں کے عمل کرتا ہے اور اپنے اصلی آقا کے فرمان کی ہر وقت خلاف ورزی کیا کرتا ہے، مگر سلامی کے وقت آقا کے سامنے جا حاضر ہوتا ہے اور زبان سے آقا ہی کا نام جپتا رہتا ہے۔ اگر آپ میں سے کسی شخص کا نوکر یہ طریقہ اختیار کرے تو آپ کیا کرینگے؟ کیا آپ اسکی سلامی کو اسکے منہ پر نہ ماردینگے؟ جب وہ زبان سے آپ کو آقا اور مالک کہیگا تو کیا آپ فوراً یہ جواب نہ دینگے کہ تو پرلے درجہ کا جھوٹا اور بے ایمان ہے، تنخواہ مجھ سے لیتا ہے اور نوکری دوسروں کی کرتا ہے، زبان سے مجھے آقا کہتا ہے، اور حقیقت میں میرے سوا ہر ایک کی خدمت کرتا پھرتا ہے؟ یہ تو ایک معمولی عقل کی بات ہے جسے آپ میں سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ مگر کس قدر حیرت کی بات ہے کہ جو لوگ رات دن خدا کے قانون کو توڑتے ہیں، کفار و مشرکین کے احکام پر عمل کرتے ہیں، اور اپنی زندگی کے معاملات میں خدا کے احکام کی کوئی پروا نہیں کرتے، انکی نماز اور روزے اور تسبیح اور تلاوت قرآن اور حج و زکوٰۃ کو آپ خدا کی عبادت سمجھتے ہیں۔ یہ غلط فہمی بھی اسی وجہ سے ہے کہ آپ عبادت کے اصل مطلب سے ناواقف ہیں۔

ایک اور نوکر کی مثال لیجیے۔ آقا نے اپنے نوکروں کے لیے جو وردی مقرر کی ہے، یہ ٹھیک ناپ تول کے ساتھ اس وردی کو پہنتا ہے۔ بڑے ادب اور تعظیم کے ساتھ آقا کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ ہر حکم کو سُن کر اس طرح جھک کر "بسر و چشم" کہتا ہے کہ گویا اس سے بڑھ کر اطاعت گزار خادم کوئی نہیں۔ سلامی کے وقت سب سے آگے جا کر کھڑا ہوتا ہے، اور آقا کا نام جپنے میں تمام نوکروں سے بازی لے جاتا ہے۔ مگر آقا کے دشمنوں اور باغیوں کی خدمت بجالاتا ہے۔ آقا کے خلاف انکی سازشوں میں حصہ لیتا ہے۔ اور آقا کے نام کو دنیا سے مٹانے میں جو کوشش بھی کرتے ہیں اس میں یہ کم بخت اُن کا ساتھ دیتا ہے۔ رات کے اندھیرے میں تو آقا کے گھر میں نقب لگاتا ہے، اور صبح بڑے وفادار ملازموں کی طرح ہاتھ باندھ کر آقا کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے۔ ایسے نوکر کے متعلق آپ کیا کہینگے؟ یہی نا کہ وہ منافق ہے، باغی ہے، نمک حرام ہے۔ مگر خدا کے جو نوکر ایسے ہیں انکو آپ کیا کہا کرتے ہیں؟ کسی کو پیر صاحب اور کسی کو حضرت مولانا، اور کسی کو دین دار، متقی اور عبادت گزار۔ یہ صرف اسلیے کہ آپ ان کے منہ پر پورے ناپ کی ڈاڑھیاں دیکھ کر، انکے ٹخنوں سے دو دو انچ اونچے پاجامے دیکھ کر، ان کی پیشانیوں پر نماز کے گٹے دیکھ کر، اور ان کی لمبی لمبی نمازیں، اور موٹی موٹی تسبیحیں دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ بڑے دین دار اور عبادت گزار ہیں۔ یہ غلط فہمی بھی اسی وجہ سے ہے کہ آپ نے عبادت اور دین داری کا مطلب ہی غلط سمجھا ہے۔

آپ سمجھتے ہیں کہ ہاتھ باندھ کر قبلہ رو کھڑے ہونا، گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکنا، زمین پر ہاتھ ٹیک کر سجدہ کرنا، اور چند مقرر الفاظ زبان سے ادا کرنا، بس یہی چند افعال اور حرکات بجائے خود عبادت ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ رمضان کی پہلی تاریخ سے شوال کا چاند نکلنے تک روزانہ صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہنے کا نام عبادت ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ قرآن کے چند رکوع زبان سے پڑھ دینے کا نام عبادت ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ مکہ معظمہ جا کر کعبے کے گرد طواف کرنے کا نام عبادت ہے

غرض آپ نے چند افعال کی ظاہری شکلوں کا نام عبادت رکھ چھوڑا ہے، اور جب کوئی شخص ان شکلوں کے ساتھ ان افعال کو ادا کر دیتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ اس نے خدا کی عبادت کر دی اور مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کا مقصد پورا ہو گیا۔ اب وہ اپنی زندگی میں آزاد ہے کہ جو چاہے کرے۔

لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جس عبادت کے لیے آپ کو پیدا کیا ہے، اور جس کا آپکو حکم دیا ہے وہ کچھ اور ہی چیز ہے۔ وہ عبادت یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی میں ہر وقت ہر حال میں خدا کے قانون کی اطاعت کریں، اور ہر اس قانون کو توڑیں جو قانون الٰہی کے خلاف ہو۔ آپ کی ہر جنبش اُس حد کے اندر ہو جو خدا نے آپ کے لیے مقرر کی ہے۔ آپ کا ہر فعل اس طریقہ کے مطابق ہو جو خدا نے بتا دیا ہے۔ اِس طرز پر جو زندگی آپ بسر کرینگے وہ پوری کی پوری عبادت ہوگی۔ ایسی زندگی میں آپ کا سونا بھی عبادت ہے اور جاگنا بھی۔ کھانا بھی عبادت ہے اور پینا بھی۔ چلنا پھرنا بھی عبادت ہے اور بات کرنا بھی۔ حتیٰ کہ اپنی بیوی کے پاس جانا اور اپنے بچے کو پیار کرنا بھی عبادت ہے۔ جن کاموں کو آپ بالکل دنیا داری کہتے ہیں، وہ سب دین داری اور عبادت ہیں اگر آپ انکو انجام دینے میں خدا کی مقرر کی ہوئی حدوں کا لحاظ کریں، اور زندگی میں ہر ہر قدم پر یہ دیکھ کر چلیں کہ خدا کے نزدیک جائز کیا ہے اور ناجائز کیا ہے، حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، کس چیز سے خدا خوش ہوتا ہے اور کس سے ناراض ہوتا ہے۔ مثلاً آپ روزی کمانے کے لیے نکلتے ہیں۔ اس کام میں بہت سی مواقع ایسے بھی آتے ہیں جن میں حرام کا مال آسانی کے ساتھ آپ کو مل سکتا ہے۔ اگر آپ نے خدا سے ڈر کر وہ مال نہ لیا اور صرف حلال کی روٹی کما کر لائے تو یہ جتنا وقت آپ نے روٹی کمانے میں صرف کیا یہ سب عبادت تھا، اور یہ روٹی گھر لاکر جو آپ نے خود کھائی اور اپنی بیوی بچوں اور خدا کے مقرر کیے ہوئے دوسرے حق داروں کو کھلائی، اس سب پر آپ اجر و ثواب کے مستحق ہو گئے۔ آپ نے اگر راستہ